JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 4, Issue: 1, Jan-June 2024. P: 118-126
Open Access: https://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/161
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.14953979

Article History:	Received	Accept	Published
	28-12-2023	15-02-2024	30-03-2024

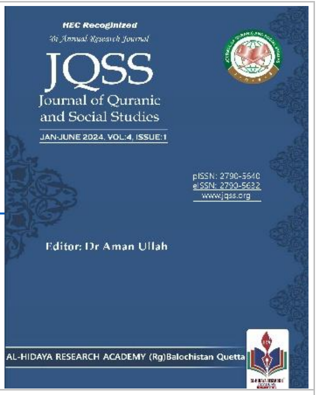

Copyright: © The Aothors Licensing: this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

مکران میں علوم اسلامیہ کی آمد اور ان کی نشر واشاعت: ایک تحقیقی جائزہ

The Arrival and Dissemination of Islamic Sciences in Mekran: A Research Review

1. **Abdullah Karim** abdullahkarim@gmail.com	PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Metropolitan University Karachi
2. **Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad** https://orcid.org/0009-0006-0459-1372	Chairman, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta
3. **Dr. Shabana Qazi** shabanaqazi786@yahoo.com	Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta

How to Cite : Abdullah Karim and Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad and Dr. Shabana Qazi (2024 The Arrival and Dissemination of Islamic Sciences in Mekran: A Research Review (JQSS) Journal of Quranic and Social Studies, 4(1), 118-126.

Abstract and indexing

Publisher

HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

مکران میں علوم اسلامیہ کی آمد اور ان کی نشر واشاعت: ایک تحقیقی جائزہ

The Arrival and Dissemination of Islamic Sciences in Mekran: A Research Review

Journal of Quranic and Social Studies
118-126
© The Author (s) 2024
Volume:4, Issue:1, 2024
DOI:10.5281/zenodo.14953979
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Abdullah Karim
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Metropolitan University Karachi

Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta

Dr. Shabana Qazi
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta

Abstract

Mekran, an ancient and historically significant region, is closely linked to Prophet Noah's grandson, who settled in the area. The region gained further prominence during the era of Caliph Umar (RA) when it was conquered by his companions, marking the beginning of Islam's widespread acceptance among its inhabitants. This Islamic influence has continued over the centuries. Mekran holds a special place in Islamic scholarship, particularly in the fields of Tafseer (Quranic exegesis) and Hadith. Its contribution to Islamic knowledge is immense, as it was home to some of the earliest scholars in these areas. Among these scholars was Allama Abd bin Hamid, who is credited with writing the first known book on Tafseer and Hadith. His work, rooted in the "Kas" region of Mekran, further solidified the area's academic significance. The legacy of Mekran in Islamic intellectual history remains noteworthy to this day, especially for its early contributions to the study of Islamic texts.

Keywords: Mekran, Prophet Noah (PBUH), Conquest of Mekran, Abd bin Hamid, Tafseer of Abd bin Hamid

Corresponding Author Email:

abdullahkarim@gmail.com
msahibzada8@gmail.com
shabanaqazi786@yahoo.com

تمہید:

مکران ایک قدیم خطہ ہے جس کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ عہدِ قدیم میں مکران ایک مخصوص علاقہ کا نام نہیں تھا، بلکہ پورے ساحلی علاقے کو مکران کہا جاتا تھا جو وسیع و عریض رقبے اور بہت سے شہروں پر مشتمل تھا۔

مؤرخین اور جغرافیہ نویسوں کے مطابق مکران ساحل سمندر پر واقع ایک شہر تھا جس کے مغرب میں کرمان، شمال میں سجستان، جنوب میں سمندر اور مشرق میں ہند واقع تھا۔

علامہ حموی لکھتے ہیں:

"وهذه الولاية بين كرمان من غربيّها وسجستان شماليها والبحر جنوبيها والهند في شرقيها---"۔(1)

ترجمہ: اس ولایت کی مغربی جانب کرمان، شمال میں سجستان، جنوب میں سمندر اور مشرق میں ہندوستان واقع ہے۔

علامہ مقدسی نے مکران کا جغرافیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ،

مکران ایک وسیع علاقہ تھا جس کا دار السلطنت بنجبور (پنجگور) تھا۔ اور اس کے حدود میں مشکی (ضلع آوران کی تحصیل مشکے)، کیچ (تربت)، سرائے شہر، بربور (بھمپور) خواش، مندان (موجودہ مند بلو) وزک، دشت علی اور تیز (موجودہ گوادر) آتے تھے۔(2)

وجہ تسمیہ:

مکران کو مکران کیوں کہا جاتا ہے، سو اس اس بارے میں محققین کی آراء مختلف ہیں۔ کچھ محققین کا خیال ہے کہ مکران نوح علیہ السلام کے پوتے کا نام چونکہ مکران تھا جو یہاں آکر آباد ہو گیا تھا۔ اس کے یہاں فروکش ہونے کے ناطے یہ علاقہ مکران کے نام سے موسوم ہو گیا۔

کچھ حضرات کا خیال ہے کہ مکران دراصل ماہی خوران ہے جو تو تبدیل ہو کر مکران بن گیا ہے۔

ایک تحقیق یہ ہے کہ یہاں ایک زمانے میں "موکرا" قوم آباد تھی جس کی وجہ سے یہ علاقہ مکران کے نام سے مشہور ہو گیا۔

ایک رائے یہ ہے کہ مکران دو الفاظ "میکاؤ اور ایرین سے مرکب ہے۔ میکاؤ کے معنی دلدل اور کیچڑ کے ہیں اور زیرین کے معنی صحراء کے ہیں چونکہ یہ علاقہ کیچڑ اور صحراء پر مشتمل ہے، اس لیے اسے مکران کہا جاتا ہے۔

بعض دیگرے کا کہنا ہے کہ مکران دو الفاظ "مہ" اور "کران" سے مرکب ہے۔ مہ کے معنی شہر کے ہیں اور کران سے مراد سمندر یا سمندری علاقہ ہے چونکہ یہ علاقہ ساحل سمندر پر واقع ہے، اس لیے اسے مکران یعنی ساحلی علاقہ کہا جاتا ہے۔[3] لیکن یہ کہنا کہ مکران مکر سے ماخوذ ہے جس کے معنی مکر اور دھوکہ کے ہیں اور چونکہ یہاں کے باشندے عہدِ قدیم میں مکر و فریب اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، اس لیے مکران سے موسوم ہوئے، محض اٹکل اور غیر محقق ہے جو کسی بھی اعتبار سے درست نہیں(4)

جغرافیائی اہمیت:

سرزمین مکران عہدِ قدیم سے انتہائی اہمیت کی حامل رہی ہے اور آج بھی اس کی اہمیت بین الاقوامی طور پر مسلم ہے۔ ملک محمد سعید دہوار مکران کی اہمیت کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"مکران کا ساحلی علاقہ تجارتی اور مواصلاتی نقطہ نگاہ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ میں اس نقطہ نگاہ سے اس کی اہمیت مسلم تھی---"(5)

مکران کی قدامت:

مکران کے نام سے معلوم ہوا کہ وہ بہت قدیم شہر ہے۔ اس کی قدامت کے ثبوت اس میں پائے جانے والے کلات (قلعے) ہیں۔ آثار قدیمہ کے ماہرین کے مطابق یہ قلعے بہت قدیم ہیں۔ ماہرین نے اپنی تحقیقات کی روشنی میں مکران کے قلعوں کو چار ادوار پر منقسم کیا ہے جو یہ ہے:

1- دشت دور: ماہرین کے مطابق یہ دور تین ہزار سال قبل مسیح پر محیط ہے۔

2-تمپ دور اس کا دور ڈیڑھ سال لے کر دو ہزار قبل مسیح ہے۔

3-زنگیان دور اس کا دور دو ہزار سے تین ہزار قبل مسیح ہے۔

4-اسلامی دور یہ دور دسویں صدی سے لے کر تیرہویں صدی عیسوی پر محیط ہے۔(6)

فتح مکران:

کچھ محققین کا خیال ہے کہ مکران عہدِ صدیقی میں فتح ہوا،(7) لیکن اکثر محققین اور مؤرخین کے مطابق یہ خطہ عہدِ فاروقی میں 23ھ حکم بن عمرو تغلبی رضی اللہ عنہ کے کمان میں اسلامی سلطنت کے زیر تصرف آیا اس لیے تاریخ میں آپ کو فاتح مکران کہا جاتا ہے اور یہی تاریخی طور پر درست ہے۔(8)

مکران میں اسلام کی آمد

خطہ مکران ایک قدیم خطہ ہے اور برصغیر میں اسلام کا نور سب سے پہلے یہاں پہنچا ہے۔ صحابہ کرام میں سے جن کا وورد مسعود یہاں ہوا ہے اور مؤرخین نے مکران کی صراحت کے ساتھ ان کے قدم رنجہ ہونے کی تصریح کی ہے۔ قاضی اطہر مبارک پوریؒ نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں پچیس صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لائے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

1-عہدِ فاروقی میں:

(1) عثمان بن ابو العاصی ثقفی
(2) حکم بن ابو العاصی ثقفی
(3) مغیرہ بن ابو العاصی ثقفی
(4) ربیع بن زیاد حارثی مذحجی
(5) حکم بن عمرو بن مجدع تغلبی غفاری
(6) عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبان انصاری
(7) سہل بن عدی بن مالک خزرجی انصاری
(8) شہاب بن مخارق بن شہاب تمیمی
(9) صحار بن عباس عبدی
(10) عاصم بن عمر تمیمی
(11) عبد اللہ بن عمیر اشجعی
(12) نسیر بن دیسم بن ثور عجلی

2-عہدِ عثمانی:

(13) حکیم بن جبلہ عبدی
(14) عبید اللہ بن معمر بن عثمان قرشی تمیمی
(15) عمیر بن عثمان بن سعد
(16) مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ سلمی
(17) عبد الرحمن بن سمرۃ بن حبیب قرشی

3-عہدِ علوی:

(18) خریت بن راشد ناجی سامی
(19) عبد اللہ بن سوید تمیمی شقری
(20) کلیب بن ابو وائل

4-عہدِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

(21) مہلب بن ابو صفرہ ازدی عتکی

(22) عبداللہ بن سوار بن ہمام عبدی

(23) یاسر بن سوار عبدی

(24) سنان ابن سلمہ محبق ہزلی

5-عہدِ یزید بن معاویہ:

(25) منذر بن جارود عبدی۔(9)

یاد رہے کہ ان پچیس میں سے کچھ تابعین بھی ہیں۔ ان میں سے کچھ کے نام کے نام صراحت ہے کہ وہ مکران تشریف لائے جن کا تذکرہ اوپر ہم نے کیا، لیکن کچھ کے نام کے آگے صراحت نہیں ہے، لیکن ہمارا غالب گمان یہی ہے کہ جن کے نام آگے مکران آنے کی صراحت نہیں ہے، وہ بھی مکران تشریف لائے ہیں کیونکہ برصغیر میں اسلام دو طرح کے راستوں سے آیا ہے۔ ایک بحری راستے سے اور دوسرے خشکی کے راستے سے۔

بحری راستے سے جو آئے ہیں، وہ تیز (موجودہ گوادر)، ارمن بیلہ (موجودہ لس بیلہ) سے ہوتے ہوئے آگے کراچی، دیبل، ٹھٹھہ وغیرہ گئے ہیں، لہذا اس اعتبار سے بھی مکران برصغیر میں داخل ہونے کا نقطہ آغاز ہے۔

خشکی کے راستے سے جو فاتحین برصغیر میں آئے ہیں، وہ زیادہ تر فارس کے شہر کرمان سے ہوتے ہوئے فنزپور (موجودہ پنجگور)، خواش یا خاشک (موجودہ ضلع واشک جو عہدِ قدیم میں مکران کا حصہ رہا ہے)، بوقان (خاران)، قصدار (خضدار)، مشکے، قیقان (قلات) بدھہ (کچھی)، قندابیل (گنداواہ) وغیرہ آگے گئے ہیں۔

اس اعتبار سے بھی مکران مسلم فاتحین کے لیے برصغیر میں داخل ہونے کا نقطہ آغاز رہا ہے۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ کہنا حق بجانب ہے کہ صحابہ کرام یا تابعین جو عہدِ قدیم میں اسلام کا جھنڈا لے کر برصغیر میں دعوت وجہاد کے لیے تشریف لائے، وہ مکران سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے۔ واللہ اعلم بالصوب۔

مذکورہ بالا معروضات سے مترشح ہوتا ہے کہ برصغیر میں سب سے پہلے اسلام مکران میں 23ھ کو عہدِ فاروقی میں آیا اور یہاں کے لوگ اسلام سے مشرف ہوئے۔ اور سندھ میں اسلام محمد بن قاسم کے عہد میں 92 / 93ھ کو فتح دیبل سے آیا، اور اسی وجہ سے سندھ کو "باب الاسلام" کو قرار دیا جاتا ہے اور ہر سال 10 رمضان کو باب الاسلام سندھ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ حالانکہ سندھ کو باب الاسلام قرار دینا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہے کیونکہ:

اولاً: سندھ سے پہلے عہدِ فاروقی میں مکران فتح ہوا تھا اور یہاں کے لوگ مشرف باسلام ہوئے تھے جیسا کہ سطور بالا سے معلوم ہوا۔

ثانیاً: جب 92ھ میں محمد بن قاسمؒ یہاں آئے تو تیز (گوادر) اور کیچ (تربت) پہلے سے خلافت امویہ کے زیر نگیں تھے اور خلافت کی طرف سے محمد بن ہارون نمیری یہاں کے گورنر تھے۔

ان حقائق کا تقاضا ہے کہ مکران ہی باب الاسلام ہو۔

مکران میں علوم اسلامیہ کی نشرواشاعت:

اسلام کی آمد کے ساتھ ساتھ یہاں علوم اسلامیہ کا چرچا ہوا اور لوگوں نے علوم اسلامیہ کو حاصل کرنا اور ان میں عبور حاصل کرنا شروع کیا۔

مکران میں جس شخصیت کو سب سے پہلے قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، وہ عبد بن حُمید رحمہ اللہ ہیں۔ آپ کا تعلق مکران کے علاقہ "کس" سے تھا، آپ کا انتقال 249 کو کس میں ہوا۔(10)

آپ کا شمار ممتاز علماء حدیث اور تفسیر میں ہوتا ہے، آپ کی علمی عظمت اتنا ہی کافی ہے کہ صحیح مسلم، سنن ترمذی اور صحیح بخاری کے مصنف آپ کے شاگرد رشید ہیں۔

کس مکران کا ایک علاقہ تھا جو علامہ ذہبی کے مطابق آٹھویں صدی ہجری تک مٹ چکا ہے۔(11)

کس مکران کا ایک علاقہ تھا جو مرورِ ایام سے مٹ چکا، لہذا ڈاکٹر امان اللہ صاحب کا یہ کہنا کہ کس موجودہ کچھی ہے اور برصغیر میں سب سے پہلے ضلع کچھی کے علماء کو تفسیر لکھنے کا شرف حاصل ہے، تاریخی اور جغرافیائی طور پر درست نہیں ہے(12)

کیونکہ:

اولاً: آپ سے پہلے کسی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے اور آپ نے بھی اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے۔

ثانیاً: جن محققین صحابہ کرام کے بلوچستان آمد پر تحقیقات کی ہیں، جیسے: ڈاکٹر عبد الرحمن براہوئی، ڈاکٹر ضیاء اللہ جدون صاحب، میں سے کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ کس موجودہ کچھی ہے، بلکہ سب نے تصریح کی ہے کہ موجودہ کچھی کا پرانا نام "بدھ" ہے۔(13)

تفسیر عبد بن حمید کا مقام و مرتبہ کیا ہے، اس بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:

ومن طبقة شيوخهم: عبد بن حميد بن نصر الكشي [ت249هـ] 1.فهذه التفاسير الأربعة قل أن يشذ عنها شيء من التفسير المرفوع والموقوف على الصحابة والمقطوع عن التابعين.وقد أضاف الطبري إلى النقل المستوعب أشياء لم يشاركوه فيها كاستيعاب القراءات والإعراب والكلام في أكثر الآيات على المعاني2 والتصدي لترجيح بعض الأقوال على بعض، وكل من صنف بعده لم يجتمع له ما اجتمع فيه2؛ لأنه في هذه الأمور في مرتبة متقاربة وغيره يغلب عليه فن من الفنون فيمتاز فيه ويقصر في غيره(14)

ترجمہ: ان کے اساتذہ کے طبقہ میں سے عبد بن حمید بن نصر کشی متوفیٰ 249ھ ہیں۔ پس یہ چار تفاسیر (تفسیر طبری، تفسیر ابن منذر نیشاپوری، تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر عبد بن حمید) حدیث مرفوع، موقوف اور مقطوع سے خالی نہیں ہیں۔ البتہ ابن جریر طبری نے کچھ اضافے کیے ہیں جن میں یہ ان کے شریک نہیں ہے (وہ اضافے یہ ہیں) مختلف قراءات کا استیعاب واستقصاء، نحوی تراکیب، اکثر آیات پر بحث و تدقیق اور ترجیح راجح کا اہتمام۔ آپ کے بعد کسی بھی تفسیر کی یہ ساری خصوصیات جگہ نہیں ہیں کیونکہ تفسیر طبری ان میں یکتا و بے مثل ہے، یہ ممکن ہے کہ کوئی تفسیر کسی فن کے اعتبار سے تفسیر طبری سے فوقیت رکھتی ہے، لیکن من حیث المجموعہ تفسیر طبری کا رتبہ بہت بلند ہے۔

تفسیر عبد بن حمید کا شمار ابتدائی کتب تفاسیر بالماثورہ میں ہوتا ہے، لیکن یہ نایاب تھی۔ ابو عبد الرحمن مخلف بنیہ العرف کو تلاش بسیار کے بعد اس کا ایک نسخہ ملا جو تفسیر ابن ابی حاتم کے حاشیہ پر چھپا تھا۔ یہ نسخہ صرف سورہ نساء اور سورہ آل عمران پر مشتمل ہے۔ آپ نے اس پر تحقیق کرکے "قطعة من تفسير الامام عبد بن حميد (المتوفى سنة249ھ)" سے دار ابن حزم بیروت سے 1425ھ/2004ء میں ایک جلد میں شائع کیا ہے۔(15)

یہ کل 137 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں محقق نے متن کی تصحیح کی ہے، احادیث و آثار کی تخریج کے ساتھ ساتھ ان پر صحت و ضعف کے اعتبار سے حکم بھی لگایا ہے اور متن میں جن شخصیات کا تذکرہ آیا ہے، ان کا مختصر تعارف دینے کا بھی اہتمام بھی کیا ہے۔

بقیہ حصے ابھی تک ناپید ہیں، علوم اسلامیہ کے محققین کو چاہیے کہ دوسری کتب تفاسیر سے اس کے حوالے کر اس کو مرتب کریں۔

مسند عبد بن حمید کسیؒ:

علامہ عبد بن حمید بن نصر کسی کی حدیث میں ایک کتاب مسند عبد بن حمید کسی کے نام سے بھی ہے۔

مسند عبد بن حمید کے راوی:

مسند عبد بن حمید کے کئی راوی ہیں، البتہ ان میں سے مشہور راوی ابراہیم بن خزیم الشاشی ہیں اور آپ نے مسند مصنفؒ سے اس کی آخری عمر میں سنی ہے (16)۔

مسند عبد بن حمید پر سید صبحی بدری سامرائی اور محمود محمد خلیل صعیدی نے تین مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر اس پر تحقیقی کام کیے ہیں۔

مذکورہ بالا تحقیقی کام کے ساتھ مسند کو عالم الکتب مکتبۃ النہضۃ العربیۃ بیروت نے 1408ھ بمطابق 1988ء کو ایک جلد میں شائع کیا ہے۔

اس کا آغاز "مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اور اختتام "من حدیث ام ایمن" پر ہوتا ہے۔

یہ مسند ایک مقدمہ (از مصححین)، 150 عنوانات، 1594 احادیث وآثار، فنی فہارس، فہرست مصادر ومراجع اور 541 صفحات پر مشتمل ہے۔(17)

خلاصۃ البحث:

غرضیکہ مکران ایک قدیم خطہ ہے جو سیدنا نوح علیہ السلام کے پوتے مکران کے یہاں فروکش ہونے سے مکران سے موسوم ہوا۔ عہدِ فاروقی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں فتح ہوا اور اس وقت سے لے کر آج تک یہاں کے باشندوں کی اکثریت مسلم ہے۔ فتح مکران کے ساتھ ہی یہاں علوم اسلامیہ کا چرچا شروع ہوا جو آج تک جاری وساری ہے۔ اور یہ بھی کہ سرزمین مکران کو تفسیر اور حدیث میں برصغیر کے دیگر علاقوں پر فوقیت اور اولیت حاصل ہے کیونکہ اس تحقیق کے مطابق سب سے پہلے تفسیر اور حدیث کی کتاب علامہ عبد بن حمید کسی نے تحریر کی ہے جس کا تعلق مکران کے علاقہ "کس" سے تھا۔

حوالہ جات

(1) حموی، شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ، معجم البلدان، ناشر: دار صادر بیروت، طبع دوئم: 1995ء، ج5، ص: 180،

(2) مقدسی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، ناشر: مکتبہ مدبولی قاہرہ، طبع سوم، 1991ء، ص:476)

(3) بلوچ، ڈاکٹر حمید، مکران: عہد قدیم سے عہدِ جدید تک، ناشر: ص:29، 27، ملخصًا، صابر، قاضی عبد الرحیم، مکران، ناشر: بلوچی ادبی بورڈ کراچی، 1967ء، ص: 190، 191، القادری، کامل، مہمات بلوچستان، ناشر: العصر پبلیکشنز لاہور، مارچ 2009ء، ص: 29، مبارکپوری، قاضی اطہر، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں، ناشر: مکتبہ عارفین کراچی، س،ن، ص:270،

(4) جدون، ڈاکٹر ضیاء اللہ، صحابہ کرام پاکستان میں، ناشر: مکتبہ عزیزیہ سلام کتب مارکیٹ کراچی، طبع سوئم: 2022ء ص:98، حاشیہ)

(5) دہوار، ملک محمد سعید، بلوچستان ما قبل تاریخ، ناشر: بلوچی اکیڈمی کوئٹہ، طبع 1971ء، ص:88)

(6) بلوچ، ڈاکٹر حمید، مکران: عہد قدیم سے عہدِ جدید تک، ناشر: نگارشات لاہور، طبع: 2015ص:73، 74)

(7) بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اور ان کی حکومتیں، ص:25، بحوالہ عباسی، احمد بن یعقوب بن جعفر بن وہب، تاریخ یعقوبی، ناشر: مطبوعہ لندن، ج2، ص:151،)

(8) طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید، تاریخ الرسل والملوک، ناشر: دار التراث بیروت، طبع دوئم: 1387ھ، فتح مکران، ج4، ص:182)

(9) مبارک پوری، قاضی اطہر، ہندوستان میں علم حدیث کی اشاعت (ترتیب: محمد صادق مبارک پوری)، ناشر: مکتبۃ الفہیم یوپی۔ طبع اول: 2006ء، ص: 7-47، بھٹی، مولانا محمد اسحاق، فقہاء ہند اردو، ناشر: طبع 1974ء،، ج1، ص:11-13)

(10) السمعانی، ابو سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور تمیمی مروزی، الانساب، ناشر: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ حیدر آباد، طبع اول 1382ھ / 1962ء ج11، ص:109)

(11) داؤدی، احمد بن محمد، طبقات المفسرین، ناشر: مکتبۃ العلوم والحکم سعودیہ عربیہ، طبع اول: 1997ء، ص:34)

(12) امان اللہ، بیسویں صدی میں بلوچستان میں قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، (پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ کا غیر مطبوعہ مقالہ، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی، سیشن: 2018) ص:96)

(13) بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اور ان کی حکومتیں، ص:28، 29، 30، 33، بلوچستان میں صحابہ کرام، ص:26، 28، پاکستان میں صحابہ کرام، ص: 41)

(14) عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر، العجاب فی بیان الاسباب، ناشر: دار ابن الجوزی، س،ن، ج1، ص:203۔

(15) دیکھیے: العرف، ابو عبد الرحمن مخلف بنیہ، قطعۃ من تفسیر الامام عبد بن حمید، ناشر: دار ابن حزم، طبع اول: 1425 / 2004ء۔

(16) سیر اعلام النبلاء، ج14، ص:486، رقم ترجمہ: 272۔

(17) کسی، ابو محمد عبد بن حمید، المنتخب من مسند عبد بن حمید (تحقیق: سید صبحی بدری سامرائی و محمود محمد خلیل صعیدی)، ناشر: عالم الکتب بیروت، طبع اول: 1408ھ۔

References in Roman

1. *Hamwi, Shahab al-Din Abu Abdullah Yaqub bin Abdullah, Mu'jam al-Buldan, Nashir: Dar Sadr, Beirut, Taba'a Doem: 1995, J 5, S: 180.*
2. *Maqdisi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad, Ahsan al-Taqasim fi Ma'arifat al-Aqalim, Nashir: Maktabah Madiwli, Cairo, Taba'a Soom, 1991, S: 476.*
3. *Baloch, Dr. Hamid, Mekran: Ahad Qadeem se Ahad-e-Jadeed tak, Nashir: S: 27,29, Mulakhassan, Sabar, Qazi Abdul Rahim, Mekran, Nashir: Balochi Adabi Board Karachi, 1967, S: 190, 191, al-Qadri, Kamal, Mahamat-e-Balochistan, Nashir: al-Asr Publications Lahore, March 2009, S: 29, Mubarakpuri, Qazi Athar, Hindustan mein Arabon ki Hukoomatein, Nashir: Maktabah Arifeen Karachi, S: N, S: 270.*
4. *Jadoon, Dr. Ziaullah, Sahabah Karam Pakistan mein, Nashir: Maktabah Aziziyah Salam, Kitab Market Karachi, Taba'a Soom: 2022, S: 98, Hashiyah.*
5. *Dahwar, Malik Muhammad Saeed, Balochistan Ma Qabl-e-Tareekh, Nashir: Balochi Academy Quetta, Taba'a 1971, S: 88.*
6. *Baloch, Dr. Hamid, Mekran: Ahad Qadeem se Ahad-e-Jadeed tak, Nashir: Nigarashat Lahore, Taba'a: 2015, S: 73, 74.*
7. *Balochistan mein Arabon ki Futuhat aur unki Hukoomatein, S: 25, bihawalh Abbasi, Ahmad bin Yaqoob bin Ja'far bin Wahb, Tarikh Ya'qubi, Nashir: Matbu'ah London, J 2, S: 151.*
8. *Tabari, Abu Ja'far Muhammad bin Jarir bin Yazid, Tarikh al-Rusul wal-Muluk, Nashir: Dar al-Turath Beirut, Taba'a Doem: 1387H, Fath Mekran, J 4, S: 182.*
9. *Mubarakpuri, Qazi Athar, Hindustan mein Ilm Hadith ki Ashaat (Tarteeb: Muhammad Sadiq Mubarakpuri), Nashir: Maktabah al-Fahim UP, Taba'a Awal: 2006, S: 7-47, Bhatti, Maulana Muhammad Ishaq, Fuqaaha Hind Urdu, Nashir: Taba'a 1974, J 1, S: 11-13.*
10. *Al-Sam'ani, Abu Sa'd Abdul Karim bin Muhammad bin Mansoor Tamimi Marozi, Al-Anasab, Nashir: Majlis Da'irat al-Ma'arif al-Usmaniyah Hyderabad, Taba'a Awal 1382H / 1962, J 11, S: 109.*
11. *Dawoodi, Ahmad bin Muhammad, Tabaqat al-Mufassireen, Nashir: Maktabah al-Uloom wal-Hikam Saudi Arabia, Taba'a Awal: 1997, S: 34.*
12. *Amanullah, Beeswan Sadi mein Balochistan mein Quran-e-Kareem ke Tarajim o Tafaseer ka Tahqiqi aur Tanqidi Jaiza (PhD Uloom-e-Islamiyah ka Ghair Matboo'ah Maqala, Federal Urdu University Karachi, Session: 2018), S: 96.*
13. *Balochistan mein Arabon ki Futuhat aur unki Hukoomatein, S: 28, 29, 30, 33, Balochistan mein Sahabah Karam, S: 26, 28, Pakistan mein Sahabah Karam, S: 41.*

14. *Asqalani, Abu al-Fadl Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ahmad bin Hajar, Al-Ajaba fi Bayan al-Asbab, Nashir: Dar Ibn al-Jawzi, S: N, J 1, S: 203.*
15. *Dekhiye: Al-'Urf, Abu Abd al-Rahman Mukhlaf Biniyah, Qata'a min Tafseer al-Imam Abd bin Hamid, Nashir: Dar Ibn Hazm, Taba'a Awal: 1425/2004.*
16. *Siyar A'lam al-Nubala, J 14, S: 486, Raqam Tarjumah: 272.*
17. *Kisi, Abu Muhammad Abd bin Hamid, Al-Muntakhab min Musnad Abd bin Hamid (Tahqiq: Syed Subhi Badri Samarai aur Mahmood Muhammad Khaleel Saidi), Nashir: Alam al-Kutub Beirut, Taba'a Awal: 1408H.*